مولای صلِ وسلم دائما ابدا ۔ درسِ حدیث ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِانتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس ؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

بغیر اخلاص نہ جہاد نہ شہادت

مالِ غنیمت تقسیم سے پہلے مشترکہ اثاثہ ہوتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خیبر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقائے نامدار علیہ الصلٰوۃ والسلام کی خدمت میں آئے اور اطلاع دی کہ فلاں شہید ہوگیا اور فلاں شہید ہوگیا حتی کہ ذکر کرتے کرتے ایک اور شخص کا نام لیا کہ فلاں بھی شہید ہوگیا آپ نے (اُس شخص کا نام سن کر یکدم) فرمایا کَلَّا اِنِّیْ رَأَیْتُہٗ فِی النَّارِ ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے یعنی جسے تم شہید سمجھ رہے ہو فی الحقیقت وہ شہید نہیں کیونکہ میں نے اسے آگ میں جلتے دیکھا ہے، شہید تو وہ ہوتا ہے جسے یہاں سے جاتے ہی جنت مل جاتی ہے، شہید سے اللہ تعالیٰ کے یہاں سوال بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اُسے ڈھانپ لیتی ہیں۔ اُسے غسل بھی نہیں دیا جاتا اور خون آلود کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے قیامت کے روز اُس کے زخموں سے مشک کی سی خوشبو آئے گی اُس کا رنگ خون کا سا رنگ ہوگا۔

چونکہ انسان کی جان سب سے قیمتی چیز ہے اور جب وہ اللہ کی راہ میں لٹا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کے انعامات سے نوازتے ہیں، شہید اپنی جان اللہ کی راہ میں

قربان کر کے اُس کی رضوان و خوشنودی حاصل کر لیتا ہے باقی صالحین اپنی اپنی قبروں میں آرام فرما ہوتے ہیں مگر شہداءِ کرام کو شہادت کے بعد ہی جنت میں جانے کی اجازت مل جاتی ہے اور وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے رہتے ہیں۔

آقائے نامدار ﷺ نے شہداء کی بہت فضیلتیں بیان فرمائی ہیں ہر مسلمان کو چاہیے کہ شہید ہونے کی خواہش رکھے ہر وقت شہادت کا متمنی رہے اگر شہادت نہ بھی ملی تو اللہ کے فضل سے اُسے خواہش کے سبب شہادت کا ثواب مل جائے گا۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ صحابہ کرامؓ نے جب اُس شخص کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ شہید ہو گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ! وجہ اِس کی یہ بتلائی کہ چونکہ میں نے اسے آگ میں دیکھا ہے اور آگ میں جانا شہید کی شان کے منافی ہے پھر آگ میں جانے کی وجہ بتائی کہ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْعَبَاءَةٍ [۱] یعنی اس نے مالِ غنیمت میں سے اپنے لیے ایک چادر یا ایک عباء نکال لی تھی۔

چونکہ مالِ غنیمت لوٹ کا مال نہیں ہے کہ جو جس کے ہاتھ آیا اُس کا ہو جائے بلکہ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ تمام شرکائے جہاد میں یہ مال تقسیم ہوگا، تقسیم سے پہلے ہر مجاہد ہر شے میں شریک ہے اس لیے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ شرکاء کی اجازت کے بغیر کسی چیز پر قبضہ کرے ! ہاں جب امام (جنرل) تقسیم کر دے گا تو اس کے لیے حلال ہوگا۔

آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی نیت صحیح نہ تھی وہ رضائے الٰہی کی طلب میں شریکِ جہاد نہ ہوا تھا بلکہ حصولِ مال کی غرض سے جہاد میں شریک ہوا تھا اسی لیے تو اُسے اتنی سخت (آگ والی) سزا ملی۔

تو نیت اگر اچھی نہ ہو تو اچھا فعل اور بہترین عمل بھی بیکار ہوتا ہے جان جیسی قیمتی چیز بھی اگر دے دی جائے اور نیت صحیح نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی اجر نہیں ملے گا، نیت جتنی اچھی ہوگی اللہ کے یہاں اُس کی اُتنی ہی زیادہ قدر ہوگی خواہ کام معمولی ہی کیوں نہ ہو گویا حسنِ نیت بہت ضروری ہے۔

---

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الجهاد باب قسمة الغنائم و الغلول فيها رقم الحديث ۴۰۳۴

اس کے بعد آپ نے حضرت عمر سے ارشاد فرمایا کہ اے ابن خطاب جاؤ اور اعلان کردو کہ جنت میں صرف ایمان والے جائیں گے تین دفعہ آپ نے یہ فرمایا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ پھر میں گیا اور آواز دی کہ خبردار ! جنت میں مومن ہی جائیں گے تین مرتبہ یہ اعلان کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر قائم رکھے، ہر کام میں حسنِ نیت کی توفیق بخشے ، ریا کاری اور دکھاوے کے کاموں سے بچائے رکھے، اپنی راہ میں جان قربان کرنے کی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (اِدارہ)